वेदाभ्यासेन विप्रश्च ब्रह्मजानाति ब्राह्मण: ॥

ارتھ- انسان پیدا ہوتے وقت شودر ہوتا ہے۔ پھر سنسکاروں کے پرباؤ سے دوج (اوتم)
بنتا ہے۔ ویدابھیاس سے وِپر بنتا ہے۔ اور برہم گیان سے برہمن۔

غرض کہ ان سنسکاروں کا مدعا انسان کو حقیقی معنوں میں انسان بنانا
زمانہ قدیم میں جب سنسکار باضابطہ طور پر انجام دیئے جاتے تھے ہمارے دیش میں مہاپرشوں کی
قلت نہ تھی۔ لیکن آجکل چونکہ ان سنسکاروں نے محض رسم کی صورت اختیار کی ہوئی ہے۔
اور ظاہرداری کے طور پر ان کا انجام دیا جانا ضروری سمجھا جاتا ہے۔ لہذا انکا نتیجہ ہمیشہ
منشا کے خلاف نکلتا ہے۔ موجودہ زمانے میں یہ سنسکار اہلِ برادری کی نظروں میں ایک
کھیل یا تماشے سے زیادہ وقعت نہیں رکھتے۔ اور انکے انجام دینے میں صرف اظہارِ دولت
و ثروت کا مدعا پیشِ نظر رکھا جاتا ہے۔ حالانکہ اگر حسب منشاء دھرم شاستر انکی اہمیت کو
مدِ نظر رکھکر ان کو اچھی طرح *سے آزاد ہوگی۔ ان سنسکاروں میں سے فقط چند ہی سنسکار
اسوقت رائج ہیں اور انہیں سے بھی ہم صرف ضروری سنسکاروں کا ذکر اس مقام پر کرنا چاہتے ہیں۔

چند سنسکار مثلاً گربھادان۔ سیمنت انویں۔ پونسوں ایسے ہیں جو کہ بچے کے جنم
لینے سے پہلے ہی انجام دیئے جانے چاہییں۔ لیکن بالکل بھلا دیئے گئے ہیں۔ انکی بجائے
فقط جنترات کی رسم وجود میں آئی ہے جسکا تعلق کسی شاستروکت سنسکار یا ویوستھا سے
نہیں۔ چنانچہ اس وجہ سے اسکے روکنے کیلئے ایسوسی ایشن نے ایک رزولیوشن پاس کیا ہے۔
بچے کے پیدا ہونے کے بعد جات کرم کا اہم سنسکار ہے۔ ہمارے دیش میں اسکو نام کرم سنسکار
کے ساتھ انجام دیا جاتا ہے۔ اور ان دونوں سنسکاروں کو جات کرم نام کرم سنسکار
(کلاہنیتھرا) کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔ ہر سنسکار کی انجام دہی کیلئے دھرم شاستر نے مختلف
وقت مقرر کیئے ہیں۔ کوئی سنسکار فقط اسی صورت میں پھلدایک ہو سکتا ہے جبکہ وہ اپنے
وقت مقررہ پر انجام دیا جائے۔ جسطرح کمہار بھٹی میں مٹی کے برتن ڈالنے سے پہلے ان کی
بناوٹ کی شکلیں یا مختلف قسم کے نقش کندہ کرتا ہے۔ اسکے بعد میں وہ نقش وغیرہ موجود رہتے ہیں
ٹھیک اسی طرح سنسکاروں کو خاص وقت پر انجام دینے سے ایسے ہی فواید حاصل ہو سکتے
ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ شاستروں میں سنسکاروں کے مقررہ وقت پر انجام دینے کی قید
لگائی گئی ہے۔ جات کرم نام کرم سنسکار بچے کے جنم لینے کے بعد گیارھویں یا بارھویں دن

* انجام دیا جائے تو ہماری قوم تمام قسم کے تکالیف سے ۴

انجام دینے ضروری ہیں۔ اگر بچے کی ماں بیمار ہو۔ یا باپ اپنے گھر سے دور ہو
تو ایسی حالت میں یہ سنسکار ملتوی رکھے جا سکتے ہیں۔ جبتک یہ سنسکار انجام
نہ دئے جائیں دھرم شاستر کی رو سے باپ کو اپنی عورت ماں کے برابر ہے۔

नामधेयं दशम्यां तु द्वादश्यां वास्य कारयेत् । पुण्ये तिथौ मुहूर्ते वा नक्षत्रे वा गुणान्विते ॥ मनुस्मृतिः, अध्याय २ श्लोक ३० ॥
पतिर्जायां प्रविशति गर्भो भूत्वेह जायते । जयायास्तद्धि जायात्वं यदस्यां जायते पुनः ॥ अभोज्या सा भवेन्नारी मातृवद्ग्रहणं यतः
तस्मात्तद्दोषशान्त्यर्थं मस्तकं शोभयेद्बुधः ॥

پیدائش سے گیارھویں یا بارھویں دن نام کرم کرنا چاہئے۔ اگر ان دنوں میں نہ ہو سکے
تو اور کسی اچھی تتھی نکشتر و دن میں کرنا چاہئے۔ منوسمرتی ادھیائے ۲ شلوک ۳۰
پتی دیریہ روپ سے اپنی باریہ کے گربھ میں پرویش کرتا ہے۔ اسلئے باریا جایا کہلاتی ہے
کیونکہ اس سے پتی پھر اُتپن ہوتا ہے۔ اسلئے ماتا کے سمان ہونے سے پتی اپنی باریہ
کیساتھ باریہ کے روپ سے برتاؤ نہیں کرسکتا جبتک ان سنسکاروں میں بچے کا مستک
سُونگھنے سے اس دوش کی نورتی نہ ہو +

برعکس اسکے ہم دھرم شاستر کی آگیا سے منہ موڑتے ہیں جسکی خاص وجہ یہ ہے۔
کہ سنسکار کی حقیقت اصلی معنوں میں نہیں سمجھتے۔ بلکہ فقط ضیافتیں اڑانی ہی سنسکار
سے زیادہ ضروری خیال کرتے ہیں جسکا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ جبتک مُدت تک کافی رقم
مہیا نہ ہو یا قرضہ لیکر بہم نہ ہو سکے سنسکار کو ملتوی رکھتے ہیں۔ بلکہ اکثر اوقات تو
یہ بھی ہوتا ہے کہ جس شخص کو اسطرح روپیہ بھی میسر نہ ہو وہ اس سنسکار کو انجام ہی نہیں دیتا۔
چوڑاکرن (موتراشی) کے متعلق بھی دھرم شاستر کا حکم ہے کہ:

चूडाकर्म द्विजातीनां सर्वेषामेव धर्मतः । प्रथमेऽब्दे तृतीये वा कर्तव्यं श्रुतिचोदनात् ॥ मनुस्मृतिः अध्याय २ श्लोक ३५

ارتھ:- براہمن کشتری ویش ان سب کا چوڑاکرن (یعنی مونڈن) پہلے یا تیسرے برس
کرنا چاہئے۔ یہ وید کا حکم ہے۔ منوسمرتی ادھیائے ۲ شلوک ۳۵ +
یگیوپویت تمام سنسکاروں سے زیادہ پوتر۔ افضل اور اعلےٰ ہے۔ اور نسلوں میں

سنسکار سے سچا ابدی وازلی اور لازوال جنم پاتا ہے۔

आचार्यस्त्वस्य यां जातिं विधिवद्वेदपारगः, उत्पादयति सावित्र्या सासत्या साजरामरा ॥ मनु० अ० २ श्लो० १४८ ॥

جو جنم گایتری کا اُپدیش کر کے آچاریہ شِشّ کو دیتا ہے وہ جنم سچا اور بے زوال ہے۔ منوسمرتی۔ ادھیائے دو شلوک ۱۴۸

برہمن کیلئے حکم ہے کہ آٹھ برس کی عمر میں انجام دیا جائے اور سولہ برس کی عمر تک بھی انجام دیا جا سکتا ہے۔

गर्भाष्टमेऽब्दे कुर्वीत ब्राह्मणस्योपनायनम्, गर्भादेकादशे राज्ञो गर्भात्तु द्वादशे विशः ॥ मनु० अ० २ श्लो० ३६ ॥

आषोडशाद्ब्राह्मणस्य सावित्री नातिवर्तते। आद्वाविंशात्क्षत्रबंधोराचतुर्विंशतेर्विशः ॥ मनु० अ० २ श्लोक ३८ ॥

ارتھ۔ گربھ سے آٹھویں گیارھویں بارھویں برس میں حسبِ ترتیب برہمن کشتری ویش کا گایتری سنسکار کرنا چاہئے۔ منوسمرتی ادھیائے ۲ شلوک ۳۶ + سولہ بائیس چوبیس برس تک بھی اسی ترتیب سے برہمن کشتری ویش کا گایتری سنسکار ہو سکتا ہے منوسمرتی ادھیائے ۲ شلوک ۳۸۔

یگیوپویت کے موقعہ پر لڑکا اپنے گرو کے پاس ست ودیا گرہن کرنے کی غرض سے جاتا ہے اور برہمچریہ آشرم کے نیموں پر پابند رہکر وید اور اُپنشد کی تعلیم حاصل کرتا ہے۔ ایسے موقعہ پر گرو خصوصاً حسبِ ذیل اُپدیش کرتا ہے۔

सायं प्रातः संध्यामुपासीथाः, सत्यं वद, धर्मं चर, स्वाध्यायान्मा प्रमादः, मातृदेवो भव, पितृदेवो भव, आचार्यदेवो भव, अतिथिदेवो भव, ॥ यान्यनवद्यानि कर्माणि तानि त्वया कर्तव्यानि नेतराणि ॥

ارتھ۔ سایم اور پراتا کال سندھیا اپاسن کرو۔ سچ بولو۔ دھرم کرو۔ وید پاٹھ سے غافل نہ رہو۔ ماتا۔ پتا۔ آچاریہ اور اتتھی کو دیوتاؤں کے سمان سمجھو۔ شرتی سمرتی کے انوسار کرم کرتے رہو۔ نہ کہ اُن کے خلاف ÷

اِس سے صاف ظاہر ہے کہ لڑکا اس صورت میں گایتری دھارن کرنے کے یوگیہ ہو سکتا ہے جبکہ وہ گرو کے اُپدیش کو گرہن کر سکے۔ اور ان نیموں پر چل سکے۔ لیکن آجکل شِشّ اور

کیلئے درجنوں پوشاکیں بنانی ضیافتیں اڑانی۔ آتشبازی کے نظارے دکھانے رقص وسرود کی محفلیں جمانی اور موٹروں ٹانگوں کی سواریوں کی شان کا برقرار رکھنا ہی یگیوپویت کے سنسکار کا انجام دیا جانا سمجھا جاتا ہے۔ لڑکے کو جو مرگ چھالہ پہنایا جاتا ہے محض ایک سوانگ ہے۔ ہاتھ میں ڈنڈ دیتے ہیں تو فقط رسم کے طور پر۔ پنڈت جی ہاتھ پکڑ کر سنسکرت کے چند حروف لکھواتے ہیں تو صرف بے معنی طریقے سے۔ اور اپدیش کرتے وقت طوطے کی طرح ہارم ہارم یعنی ہاں ہاں کے الفاظ رٹا لیتے ہیں۔ اصل تو یہ ہے کہ ان تمام باتوں کی حقیقت اور اُن کے معنی اب لوگ بھول گئے ہیں۔ چاہئے تو یہ تھا کہ لڑکا اگر سنسکرت بھاشا سے واقف نہوتا۔ کم از کم اسکو اس بھاشا کی شُد بُد ہوتی۔ اور سنسکرت الفاظ لکھ پڑھ سکتا اور گرو کا اپدیش سمجھ لیتا۔ برعکس اسکے ہماری قوم میں موجودہ زمانے میں زناربندی کا سنسکار بچے کی ایک یا دو سال کی عمر میں انجام دیا جاتا ہے۔ جبکہ وہ صاف طور سے بات چیت کرنے کے قابل بھی نہیں ہوتا اور کبھی تو مارنے کیلئے چلاتا ہے۔ اور کبھی بھوک کے مارے بیقرار نظر آتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ایسے بچوں کو گایتری کی مہما معلوم نہیں ہوتی۔ اور وہ جینیو کی وقعت ایک معمولی دھاگے سے زیادہ نہیں سمجھتے۔ لہذا ہمارا فرض ہے کہ اگر ہم سچے معنوں میں برہمن بننا چاہتے ہیں تو ہمیں چاہیے۔ کہ اس سنسکار کو شاستر کے انوسار باقاعدہ طور پر آٹھ برس کی عمر سے انجام دیں۔ یہ خیال غلط ہے کہ اسمیں رقم کثیر کی ضرورت پڑتی ہے۔ اس سنسکار کو باقاعدہ اور ودھی پوروک انجام دینے کیلئے زیادہ سے زیادہ ایکسو روپیہ کی ضرورت ہے۔ اخراجات آتشبازی ضیافت اور دیگر فضول مراسم کے انجام دینے میں برداشت کرنے پڑتے ہیں جو ضروری نہیں۔ بعض اوقات تو یہ ہوتا ہے کہ دو تین لڑکوں کی زناربندی اخراجات میں تخفیف کرنے کی غرض سے ساتھ ہی انجام دی جاتی ہے۔ خواہ انمیں سے کوئی بہت ہی کم عمر کیوں نہو۔ لیکن اگر فضول اخراجات کو ترک کیا جائے تو دس لڑکوں کا سنسکار علیحدہ علیحدہ اسی رقم سے انجام دیا جا سکتا ہے۔

وواہ کے بارے میں دھرم شاستر کا حکم ہے کہ برہمچریہ آشرم کے بیتا و دھی پالن کرنے کے بعد گرہست آشرم دھارن کیا جائے۔

वेदानधीत्य वेदौ वा वेदं वापि यथाक्रमम्। अविप्लुत ब्रह्मचर्यो गृहस्थाश्रममाविशेत् ॥ मनु० अ० ३ श्लो० २ ॥
गुरुणानुमतः स्नात्वा समावृत्तो यथाविधिः। उद्वहेत द्विजो भार्यां सवर्णां लक्षणान्विताम् ॥ मनु० अ० ३ श्लो० ४ ॥

ارتھ = تینوں ویدوں کو یا دو ویدوں کو یا ایک وید کو کرم سے پڑھ کر اکھنڈ برہمچریہ برت والا گرہست آشرم میں آوے۔ منوسمرتی ادھیائے ۳ شلوک ۲
گرو کی آگیا سے سنان کرکے ویدھی کے انوسار سماورتن کرم کرکے اپنے ذات والی اور اچھی لچھن والی کنیا سے دوج وواہ کرے منوسمرتی ادھیائے ۳ شلوک نمبر ۴

یہ بات ہر شخص پر روشن ہے کہ ہمارے شاستروں نے انسانی زندگی چار برابر حصوں میں منقسم کی ہے۔ برہمچریہ۔ گرست۔ وان پرست۔ سنیاس۔ شاستروں میں کلجگ کے منشیوں کی اوسط عمر سو برس بتلائی گئی ہے۔ اور پرارتھنا کے منتروں میں سو برس کی عمر مانگی جاتی ہے۔ اور آشرباد کے منتروں میں بھی اسی عمر تک جینے کا آشرباد دیا جاتا ہے۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ سو برس کا چوتھا حصہ (یعنی پچیس سال) برہمچریہ کیلئے مخصوص ہے۔ جسکے ختم ہونے پر گرہست آشرم دھارن کیا جا سکتا ہے۔

१ चतुर्थमायुषो भागमुषित्वाद्यं गुरौ द्विजः, तृतीयमायुषो भागं कृतदारो गृहे वसेत् ॥ मनु० अ० ४ श्लो० १ ॥
२ कुर्वन्नेवेह कर्माणि जिजीविषेच्छतं समाः
३ तच्चक्षुर्देवहितं पुरस्ताच्छुक्रमुच्चरत् पश्येम शरदः श०
४ शतं जीव शरदो वर्धमानः ॥ तं जीवेम शरदः शतम्

(۱) عمر کے پہلے چوتھے حصے میں گرو کے پاس رہکر برہمچریہ کا پالن کرے۔ پھر تیسرے حصے میں ویواہ کرکے گھر میں رہے۔ منوسمرتی ادھیائے ۴ شلوک ۱ +
(۲) کرموں کو کرتے ہوئے سو برس تک جینے کی اچھا کرنی چاہیے۔
(۳) اس سب کے نیتر بنے ہوئے یعنی پرکاش دینے والے۔ دیوتاؤں کے ہتکاری۔ نرمل۔ اور سب سے پرتھم ہونے والے سوریہ بھگوان کو اُدے کرتے ہوئے سو برس تک ہم دیکھیں اور زندہ رہیں (رگ وید)
(۴) (آشیرباد) دھن پتر وغیرہ کے وردھی کے سمیت سو برس تک زندہ رہو۔

اگرچہ برہمچریہ آشرم کی میعاد مختلف شاستروں نے الگ الگ مقرر کی ہے۔
مگر کم از کم چوبیس یا پچیس برس کی میعاد اکثروں کے نزدیک زیادہ نہیں۔
مہرشی سشرت مہاراج بھی کہتے ہیں۔

ऊनषोडशवर्षायामप्राप्तः पंचविंशतिम्। यद्याधत्ते पुमान् गर्भं कुक्षिस्थः स विपद्यते॥ जातो वा न चिरं जीवेज्जीवेद्वा दुर्बलेन्द्रियः। तस्मादत्यन्तबालायां गर्भाधानं न कारयेत्॥ सुश्रुतशारीरस्थाने। अ० १० श्लोक ४७।४८॥

ارتھ۔ اگر سولہ برس سے کم عمر والی عورت کیساتھ پچیس برس سے کم عمر والا آدمی مجامعت کرے تو اس عورت کا اسقاط حمل ہو جاتا ہے۔ یعنی پورے وقت تک رحم میں رہکر بچہ پیدا نہیں ہوتا اگر پیدا بھی ہو تو بہت دیر تک زندہ نہیں رہتا اور اگر زندہ بھی رہے تو کمزور اعضا والا ہوتا ہے اس وجہ سے صغیر سن عورت کیساتھ مجامعت نہ کرنی چاہیئے۔ سشرت شریر استھان ادھیائے ۱۰ اشلوک ۴۷ و ۴۸

ہمارا فرض ہے کہ لڑکی کیلئے مناسب بَر تلاش کریں جیسا کہ شاستر کا حکم ہے۔ گذشتہ زمانے میں برہمچریہ آشرم کا جیسا وہی پالن کیا جاتا تھا جسکی وجہ سے ہر شخص گرہست آشرم کی ذمہ داریوں کو سمجھتا تھا اور اپنے فرایض خوش اسلوبی سے انجام دیتا تھا۔ آجکل برہمچریہ آشرم کا سیون ہی نہیں ہوتا۔ اور بچوں کو کم سنی میں ہی گرہستھ آشرم میں پھنسا کر ان کو طرح طرح کی مصایب و آلام میں مبتلا کرتے ہیں۔ بعض اوقات تو یہ دیکھا جاتا ہے کہ یگیوپویت اور وواہ کے سنسکار ساتھ ساتھ انجام دئے جاتے ہیں۔ سوچنے کی بات ہے کہ کیا ایک کمسن بچہ اس کٹھن آشرم کے فرایض انجام دے سکتا ہے۔ اور اسکی ذمہ داریوں کو محسوس کرنے کے قابل ہو سکتا ہے؟ کیا وہ اس پرتگیا کے الفاظ کی حقیقت اور اصلیت کو سمجھ سکتا ہے۔ جو اس سے اگنی کے سامنے لگن کے موقعہ پر کہلوائے جاتے ہیں۔

सात्वमस्यमोऽहममोऽहमस्मि ता एहि विवावहै पुंसे पुत्राय कर्तवै रायस्पोषाय सुप्रजास्त्वाय सुवीर्याय॥१॥ मह्यं प्रतिगृहीता वधूर्धर्मे चार्थे च कामे च मयेयं परिचरणीया ॥२॥

ارتھ۔ تم رگ ہو میں سام ہوں۔ تم شکتی ہو میں شیو ہوں۔ آو! ہم دو اچھی

سنتان پیدا کرنے - دھن وغیرہ کے لابھ کیلئے اور اچھے کرموں کے
کرنے کیخاطر وواہ کریں (۱) میں اس کنیا کو سویکار (منظور) کرتا ہوں
میں اسکو دھرم - ارتھ - کام کے کاریوں میں شریک اور مددگار بناتا ہوں
(۲) وہ تمام خرابیاں جو اس سنسکار (وواہ) کے بیوقت انجام دینے سے
سرزد ہوتی ہیں ان ناعاقبت اندیش والدین کے سر ہونگی جو اپنے معصوم
بچوں کو اپنی موہوم خوشی اور اظہار ثروت کی خاطر اسطرح نامناسب طور پر
بیوقت گرہست آشرم میں مبتلا کرتے ہیں - مذکورہ بالا احکام اور مقدس پنڈتان
شاستروں کے انوسار ہیں جن پر .... کاربند رہنا ہمارا فرض اولین
ہے - لیکن اہل برادری کے موجودہ حالات کو مدِنظر رکھتے ہوئے ایسوسی
ایشن نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ شادی کے وقت لڑکے کی عمر اٹھارہ اور لڑکی
کی عمر بارہ سال سے کم نہو -

دیگر سنسکاروں کا بھی یہی حال ہے یعنی انکی انجام دہی میں بھی شاستروں
کے منشاء کو نظر انداز کیا جاتا ہے - اور نت نئی رسمیں ایجاد کیجاتی ہیں
جو صریحاً شاستروں کے احکام کے خلاف ہیں اور جنکی بیخ کنی کرنا بزرگان
قوم اور بہی خواہان وطن کے اپنے اختیار میں ہے - چنانچہ شاستروں کے
انوسار زندگی بسر کرنے اور بری رسموں کی **اصلاح** کی اشد ضرورت محسوس
کرتے ہوئے چند خیر خواہان قوم نے اس غرض سے سری سرکار والا مدار کے
حضور میں ایک درخواست گذارش کی تاکہ وہ انکو اس کام کا بیڑا اٹھانے کی
اجازت بخشیں - سری حضور نے باجلاس کونسل دی کشمیری پنڈتس
سوشل ریفارم ایسوسی ایشن کے اجرا کرنے کی منظوری بروی رزولیشن
نمبر ۵ مورخہ ۲۷ اگست سنہ ۱۹۲۵ء عطا فرمائی - اس ایسوسی ایشن کے اغراض
ومقاصد حسب ذیل ہیں:

(۱) قوم میں تعلیم نسواں کی اشاعت (۲) قوم کی مستحق بیوہ عورتوں - یتیموں
اور دیگر بیکس محتاجوں کی امداد و خبر گیری (۳) افراد قوم کو صنعت و حرفت
کیطرف راغب کرنا (۴) قوم کی قبیح رسموں کا دور کرنا اور انہیں حسب ضرورت وقت

کے مطابق اصلاح کرنا (۵) قوم کی جسمانی اخلاقی اور سوشل ترقی کے وسایل سوچنا اور خلوص نیت سے ان پر عمل کرنا *

مندرجہ بالا سطور سے عیاں ہے کہ ایسوسی ایشن کے اغراض بہت وسیع ہیں اور ان اغراض کو عملی طور پر انجام دینے کیلئے استقلال۔ نیک نیتی اور ہمت و اتفاق کی ضرورت ہے ورنہ اسکی کامیابی محال بلکہ ناممکن ہے۔ ایشور کرے کہ ایسوسی ایشن کی ترقی کے جملہ سامان مہیا ہوں اور اہل ملک کو اس کے اغراض پر عمل پیرا ہونے کی توفیق عطا ہو۔

غرض نمبر ۳ یعنی امداد بیوگان اسوقت بہت چھوٹے پیمانے پر رعناواری میں جاری ہے۔ بالفعل ایسوسی ایشن نے غرض نمبر ۴ یعنی اصلاح رسوم قبیح کا کام شروع کردیا ہے۔ ایسوسی ایشن کے عام اجلاس منعقدہ ۱۲ ہاڑ ماگھ سمت ۱۹۸۲ میں ایک سب کمیٹی مقرر کیگئی۔ جسکے ذمے یہ کام سپرد کیا گیا کہ وہ اس بارے میں ترمیم و تنسیخ کی مناسب تجاویز مرتب کرے۔ اسکی تعمیل میں سب کمیٹی مذکورہ نے اپنی تجاویز انتظامیہ کمیٹی میں پیش کیں۔ انتظامیہ کمیٹی نے یہ تجاویز معہ اپنی رپورٹ کے جنرل کمیٹی میں پیش کیں۔ جنرل کمیٹی کے اجلاس منعقدہ ۲۹ ویساکھ و ۳۱ ویساکھ و ۲ جیٹھ سمت ۱۹۸۳ مجمع عام کی موجودگی میں بحث و مباحثہ کے بعد جو تجاویز قرار دے کر پاس کی گئیں۔ ناظرین آگے چل کر خود ملاحظہ فرمائینگے۔

فی الحال مندرجہ بالا پانچ اغراض میں سے ہم صرف غرض نمبر ۴ یعنی اصلاح رسوم قبیح کو پایہ تکمیل تک پہنچانا چاہتے ہیں جسکی خاص وجہ یہ ہے کہ زیادہ تر قبیح رسموں کے باعث ہی ہم شاستر کے انوسار اپنے سنسکاروں کو اچھی طرح سے انجام نہیں دے سکتے۔ اگر ان رسوم قبیح کے بار گران سے قوم سبکدوش ہو جائے۔ تو امید ہے کہ ہم بھی اپنے بزرگوں کیطرح اپنی زندگی خوشحالی سے بسر کرنے کے قابل ہو جائینگے۔ غرض زیر بحث میں کامیابی حاصل ہونے پر دیگر اغراض یعنی تعلیم نسواں ترغیب صنعت و حرفت اور جسمانی اخلاقی اور سوشل اصلاح کیطرف توجہ دیجائیگی۔

غالباً اس امر سے کسی کو انکار نہیں کہ ہماری قوم میں کوئی شخص دولتمند نہیں کہلا سکتا۔ ایسے اصحاب بھی معدودے چند ہی ہیں جو مرفہ الحال اور فارغ البال ہیں۔ باقی افراد قوم میں سے اکثر کم استطاعت اور بے بضاعت ہیں۔ چونکہ انکے ذرایع آمدنی بہت محدود ہیں اپنے عیال و اطفال کی پرورش وبال جان ہو جاتی ہے۔ اسپر قبیح رسوم کے بیجا اخراجات ان کو اور بھی بدحال و پریشان کر دیتے ہیں۔ بعض اوقات ایسی رسموں سے لدادہ قرض کیوجہ سے جیلخانے میں جانا یا مکان کا نیلام کیا جانا منظور کرتے ہیں۔ لیکن ان اخراجات میں کمی کرنا نامناسب یا مشکل خیال کرتے ہیں۔

یہ اصلاحات دھرم شاستر کے اصولوں پر مبنی ہیں۔ بیجا رسموں میں ترمیم و اصلاح کرنے سے یہ مطلب نہیں کہ صاحبان استطاعت و توفیق بخل و کنجوسی سے کام لیں اور ایسا کرنا انکے شایان شان بھی نہیں۔ انکو اس بات کا اختیار بلکہ حق حاصل ہے کہ اپنے اہل و عیال۔ دوست آشنا۔ یا خویش و بیگانہ کی خاطرداری اور حسب موقعہ امداد کریں۔ اپنے سمدیوں۔ رشتہ داروں اور قوم کی بیواؤں اور یتیموں کی پرورش کریں۔ ہاں اگر اعتراض ہے تو یہ کہ رسوم مذموم کی پابندی کسی صورت میں جایز قرار نہ دی جائے۔ اور فضول اخراجات سے پرہیز ہو۔ دیگر یہ کہ غریب و کم استطاعت بھائیوں کیلئے اس قسم کی مثالیں قایم کرنی واجب نہیں جن سے انکا دوالا نکل جائے کیونکہ ایسے غریب اور سفید پوش بھائی اگرچہ دولتمندوں کی طرح ان رسوم کو اعلیٰ پیمانے پر انجام دینے ہیں قاصر رہینگے۔ پھر بھی حتے الامکان قرضہ لیکر اہل برادری میں اپنی شان کو برقرار رکھنے کی خاطر ان رسموں کی تقلید کی کوشش کرینگے۔ جسکا نتیجہ انکے حق میں نہایت مضر ثابت ہوگا اور بری طرح سے خمیازہ اٹھانا پڑیگا۔ پس اگر برادران ذی استطاعت اور صاحبان ذی عقل جادۂ اعتدال سے تجاوز کرینگے تو وہ بلا کسی ذاتی مفاد کے خواہ مخواہ سفید پوش عیالدار بھائیوں کیلئے ضرر رسان ثابت ہونگے۔ ان اصحاب کو فی زمانناً اپنی موجودہ مالی

استعداد اور حیثیت پر ناز ہے وہ بھی ان فضول خرچیوں کے باعث
ایک نہ ایک دن بینوا اور مفلس ہو جائینگے۔ بصورت دیگر امیروں کی امیری
برقرار رہیگی اور ناداروں کی ناداری بھی کسی پر ظاہر نہ ہو گی۔

اے بزرگان و برادرانِ قوم! اے بہی خواہانِ وطن!! اے کشپ رشی
کی سنتان!!! کیا آپ اپنی پستی اور قومی انحطاط کی ذلت کو محسوس نہیں
کرتے؟ کیا آپ زمانے کی موجودہ رفتار کو مدِ نظر رکھکر بھی اپنی بدحالی
کو گوارا کرتے رہیں گے؟ موجودہ وقت میں افرادِ قوم دنیا داری کی رسمیں
انجام دیتے۔ اپنے عیال و اطفال کی پرورش کرنے اور دیگر کاروبار میں
زیادہ مصروف رہنے کی وجہ سے روحانی ترقی حاصل کرنے سے محروم ہیں۔
کیونکہ اخراجات کے بہم پہنچانے کی پریشانی اور دنیاوی حیثیت کو برقرار
رکھنے کے باعث کوئی شخص آزاد اور خوشحال نظر نہیں آتا۔ زندگی بھر میں
روحانیت کی طرف قدم بڑھانے کیلئے تھوڑا سا وقت بھی میسر نہیں آتا۔
ہم اپنے نوجوانانِ قوم سے بھی یہ عرض کئے بغیر نہیں رہ سکتے کہ وہ اپنی
موجودہ و آیندہ بہتری اور بہبودی کو پیش نظر رکھیں۔ ان کو چاہیئے کہ
بزرگانِ قوم کا وجود غنیمت سمجھیں اور انکی ہدایات پر عمل کرنے میں
اپنی خوش نصیبی جانیں۔ انکا فرض ہے کہ وہ اپنی قابل تعظیم ہستیوں کے
دست و بازو بن کر کام کریں۔ اور انکے دوش بدوش چلکر قوم کے سنبھالنے
کا بیڑا اٹھائیں۔ تاکہ ہماری زندگی ہر پہلو سے کامیاب ہو جائے۔ ان
تمام باتوں کو ذہن نشین کرتے ہوئے ہم اہل قوم سے اس امر کی پرزور
اپیل کرتے ہیں کہ وہ کج بحثی کو چھوڑ کر اپنے شاستروں پر کاربند
رہیں۔ اور ان قبیح رسموں کے دور کرنے کیلئے کمرِ ہمت باندھ لیں۔
اور اپنی حالت سدھارنے کی سر توڑ کوشش کریں۔ اور سمجھیں۔
کہ آب زود در رو تیز افگندیم۔ نیز بقول استاد

اینکہ در روز روشن شمع کافوری نہد — زود باشد کش بشب روغن نماند در چراغ۔

یہ غرض تحریر نا بے محل نہ ہو گا۔ کہ اگر اہل قوم استقلال و ہمت سے کام لیکر ان

اِصلاحات کیطرف متوجہ ہوں تو امید ہے کہ تھوڑے ہی عرصے میں ہماری حالت سدھر جائیگی۔

ہمارے رعایا پرور دھرم اوتار ہز ہائینس راج راجیشور مہاراجہ ادھراج سری مہاراجہ ہری سنگھ جی بہادر نے امرکھشتری سبھا جموں کے گذشتہ اجلاس میں جو تقریر فرمائی ہے آبِ زر سے لکھنے کے قابل ہے یعنی کہ رعایا کو چاہیے کہ وہ اپنے اندرونی حالات کی اصلاح خود کرے یہ زرین الفاظ ہماری قوم کے مردہ قالب میں تازہ اور نئی روح پھونک ڈالینگے۔ اور بہر صورت گم گشتگانِ راہِ حقیقت کیلئے مشعل ہدایت کا کام دینگے۔ جملہ رعایا کا فرض اوّلیں ہے کہ اس بشارت کو گوشِ ہوش سے سُن لے اور اسپر کاربند رہے۔

دستخط

پنڈت نندہ لعل مٹو

پریزیڈنٹ دی کشمیری پنڈتس سوشل ریفارم ایسوسی ایشن

رعناواری۔ سرینگر

تجاویز متعلق ترمیم و تنسیخ رسوم قبیح کشمیری پنڈتان

جنرات

(۱) رسم جنرات کسی سنسکار میں داخل نہیں۔ محض جہالت اور اظہار ثروت یا اہل برادری میں نام پیدا کرنے کی غرض سے اسکو ایسی اہمیت دی گئی ہے جو شاید اور کسی سنسکار کو حاصل نہیں۔ اس بری رسم کی انجام دہی کے موقعہ پر جتنے فضول اخراجات اور بیہودہ رسمیں عمل میں لائی جاتی ہیں اُن سے متعلقین کی زیرباری کے سوا اور کوئی فائدہ حاصل نہیں۔ اسموقعہ پر جسقدر روپیہ نہری پر صرف ہوتا ہے اس سے کہیں زیادہ رشتہ داروں میں اسکے تقسیم کرنے میں خرچ کرنا پڑتا ہے۔ اکثر اوقات تو یہ ہوتا ہے کہ دوست آشنا اور رشتہ دار جن کے ہاں وہی بھیجی جاتی ہے کمی بیشی کی وجہ سے ناراض ہو جاتے ہیں ان تمام باتوں کے علاوہ ایک نوجوان لڑکی کا سر بازار رنگین اور نمایشی پوشاک زیب تن کئے چلنا۔ اور اسطرح پر اپنی حالت کی تشہیر کرنی نہ صرف خلاف تہذیب بلکہ قابل شرم ہے۔ نیز ایک نوجوان لڑکی کو اس حالت میں دیکھکر سیاہ دل اور ناپاک چشم لوگوں کو برے اور فحش الفاظ کہنے کا موقعہ ملتا ہے جو دونوں گھرانوں کے عیوب پر نکتہ چینی کرنا اپنا مشغلہ سمجھتے ہیں —

لہذا ایسوسی ایشن ہذا میں باتفاق رائے قرار پایا کہ چونکہ دھرم شاستر کی رو سے رسم جنرات کی نسبت کوئی حکم نہیں پایا جاتا۔ اور چونکہ یہ رسم خلاف تہذیب و باعث فضول خرچی ہے۔ اسلئے اس رسم کو آئندہ کیلئے قطعی طور پر بند کیا جائے۔ نیز یہ کہ جس روز

صورت کے مطابق ایسے موقعہ پر لڑکی کو سسرال جانا ہو تو روزانہ
اور مستعملہ پوشاک میں ملبوس ہو کر جائے۔ حجرات۔ نئے کپڑے۔
نقدی اور دیگر اشیاء جو اسموقعہ پر لڑکی والے اور اسکے رشتہ دار و
کیطرف سے دیے جانے لازمی سمجھی جاتی ہیں بند کیجائیں ؛

پیدائش بچہ

(۲) بچہ پیدا ہونے کے موقعہ پر عموماً سارا بوجھ لڑکی والے
پر ہی ڈالا جاتا ہے حالانکہ لڑکے والوں کو ہی اس بوجھ کا
برداشت کرنا حق بجانب ہے کیونکہ انکے گھر میں اسکی ولادت
سے خاندان کا تسلسل جاری رہتا ہے۔ موجودہ زمانہ میں لڑکی
والے کیطرف سے مندرجہ ذیل لوازم انجام دیے جاتے ہیں۔
(الف) بروز اول شونٹھ دمدہ بمراہی سبد شاخی۔
(ب) بروز تریو نان و گوشت و دو مطابق تیت۔
(ج) بروز شران سندر نان، گوشت و نقدی و دو۔
(د) بروز دوازدہم طعام و گوشت وغیرہ۔
ان فضول رسموں کے انسداد کیلئے مندرجہ ذیل تجاویز قرار پائیں
(الف) بروز اول شونٹھ دمدہ و سبد شاخی لڑکی والے کیطرف
سے بند ہوں۔
(ب) بروز تریو جملہ لوازم لڑکی والے کیطرف سے بند ہوں۔
(ج) بروز شران سندر نان و گوشت پختہ خشک و تر بند ہوں۔
صرف مقررہ تیت بھیجی جائے۔
(د) بروز دوازدہم جملہ لوازم لڑکی والے کیطرف سے بند ہوں۔
(۳) گیارھویں یا بارھویں دن کا ہنیتھر کا انجام دینا لازمی
ہے۔ کیونکہ بروئے دھرم شاستر اسکا ملتوی رکھنا مناسب نہیں۔
موجودہ زمانے میں اس سنسکار کے انجام دینے میں دھرم

شاستر اسکا ملتوی رکھنا مناسب نہیں۔ موجودہ زمانے میں اس سنسکار کے انجام دینے میں دھرم شاستر کی آگیا کو بالائے طاق رکھا جاتا ہے۔ دعوت اور دیگر غیر ضروری اخراجات کو ہی ترجیح دی جاتی ہے۔ بصورتِ تنگدستی یا چند دیگر وجوہ دعوت وغیرہ نامکمل ہونی کیوجہ سے اس ضروری سنسکار کو بہت عرصہ تک معرض التوا میں ڈالا جاتا ہے اسلئے قرار پایا کہ گیارھویں یا بارھویں دن اس سنسکار کو کسی عام دعوت کے بغیر انجام دیا جائے

موتراشی

(۴) بروئے دھرم شاستر یہ لازم ہے کہ جب لڑکا ایک یا تین سال کی عمر کا ہو جائے تو اسکی موتراشی کرنی چاہیئے۔ موجودہ زمانے میں بعض اصحاب نے اسموقعہ پر دُرِ بتہ اور پوشاک کا لانا رائج کر دیا ہے۔ اور یہ جدید دقت اس سنسکار کے انجام دیئے جانے میں هارج ہوتی ہے۔ اسلئے قرار پایا کہ اس سنسکار کو وقت پر عام دعوت اور فضول اخراجات کے بغیر انجام دیا جائے۔ پوشاک اور دُرِ بتہ کا لایا جانا بند ہو ۔

یگنیو پوِیت

(۵) موجودہ وقت میں اس ادتم اوتسو پر مفصلہ ذیل رسوم رائج ہیں۔

(الف) دِپن بتہ۔ (ب) دُرِ بتہ (ج) گھر اَچون۔ میلہ وَن۔ بتہ بھوَن۔ چائے چون۔

دِپن بتہ کے موقعہ پر اہل برادری گوشت کا استعمال کثرت سے کرتے ہیں اور دعوت کا سامان ضرورت سے زیادہ آدمیوں کیلئے بہم پہنچایا

کم کسی صورت میں نہو +

(۱۴) زنگلہ بندی کی رسم جو تھوڑے ہی عرصہ سے جاری ہے بند ہو بلکہ لڑکی کی شادی کے وقت ہی زوجی کا استعمال ہو۔ اگر کسی لڑکی کی شادی اس سے پہلے زوجی کے بغیر ہوئی ہو تو فریقین کو چاہیئے کہ زوجی کی رسم دعوت اور دیگر لوازم کے بغیر انجام دیں +

(۱۵) بوقت عقدہ بندی کچھ عرصہ سے لڑکی والے کیطرف سے نبات اور نقد روپیہ بھیجنے کا رواج ہوگیا ہے حالانکہ بعض خاندانوں میں یہ رسم اسطرح پر منائی نہیں جاتی اسلیئے قرار پایا کہ نبات اور نقد روپیہ بھیجنے کا رواج بند ہو۔ لڑکے والا صرف اچھہ کیساتھ قند۔ روپیہ۔ نمک۔ نارون اور قشقہ بھیجے۔ اس موقعہ پر لڑکے یا لڑکی والوں کے گھر میں عام دعوت نہو +

(۱۶) ڈین بتہ حسب قاعدہ ۵ مندرجہ بالا* لیکن اسکے ضمن (ب) میں لفظ مہارازہ کے ساتھ لفظ مہارانی کا اضافہ ہو +

*(۱۷) دزینہ حسب قاعدہ ۴

(۱۸) شادی کی تقریب میں جو دعوت دیجاتی ہے اسمیں گوشت اور پنیر استعمال نہوں +

(۱۹) خلعت مہارازہ سادھارن ہو چوغہ کا استعمال نہو۔ علاوہ معمولی کوٹ پاجامہ کے یا فرن کے صرف کشمیری دستار اور جبغہ کا استعمال ہو۔

(۲۰) برات کے ساتھ متعدد گھوڑوں کا ہونا فضول ہے۔ بشرط امکان صرف ایک گھوڑا بابت سواری مہارازہ ہو۔ برات کا پیدل جانا اچھا ہے اور اگر فاصلہ دور ہو تو بشرط گنجائش برات بسواری ڈونگہ روانہ ہو۔ خاص شکاری۔ پرندہ۔ اور ہوس بوٹ کا استعمال نہو۔ اگر برات کو سرینگر سے باہر جانا ہو تو تانگہ اور موٹر لاری کا استعمال کیا جائے +

(۲۱) فضول اخراجات آتشبازی۔ نغمہ اہل نشاط۔ بانڈ بچہ۔ سرکاری باجہ وغیرہ کی قسم سے بند ہوں +

(۲۲) وردن جو کہ لڑکی والہ دیتا ہے اسمیں آجکل پارچہ اور کمخواب بھی شامل ہوتے ہیں یہ کپڑے بعد میں استعمال نہیں کیئے جاتے۔ اور اگر کیئے بھی جائیں تو ناپائدار ہونے کی وجہ سے تھوڑے ہی عرصہ کیلئے

کام آتے ہیں یا سستی قیمت پر فروخت کرنے پڑتے ہیں اسلئے قرار پایا کہ جو پوشاک لڑکی والا لڑکی کو دیتا ہے وہ زربفت کمخواب اور پارچہ کے سوا ہو۔ اور جو پوشاک لڑکے والا بناتا ہے وہ بھی زربفت کمخواب اور پارچہ کے سوا ہو +

(۲۳) حاشیہ اور نرِوار پر بھی رقم کثیر خرچ ہوتی ہے۔ جس سے کچھہ فایدہ حاصل نہیں اسلئے قرار پایا کہ دلھن کی امتیاز کیلئے لڑکے والا بشرط گنجائش اپنی بہو کے لیئے معمولی کمخواب کا نرِوار اور حاشیہ کے بدلے جامہ وار ڈوری کا استعمال جایز قرار دے۔ یہ صرف ایکسال تک استعمال ہوں بعد میں ریشمی ڈوری اور چھیٹ کے نرِوار استعمال ہوں +

(۲۴) لڑکی والے کیطرف سے ڈِیجہ ہرو کا دینا لازمی ہے۔ اسکے علاوہ اگر ہو سکے تو وہ مندرجہ ذیل زیورات بھی دے سکتا ہے۔ (الف) چفکلی یا ترمجی۔ (ب) دسوانہ یا کچھکر (ج) انگشتری (د) موے بند نقرہ۔ اِن زیوروں کے وزن کی قید نہیں ہونی چاہیئے۔ البتہ ہر شخص ان زیوروں میں اپنی حیثیت کے مطابق وزن میں کمی بیشی کرنے کا مجاز ہوگا۔ ان مقررہ پانچ زیوروں کے علاوہ لڑکی والا کسی صورت میں کوئی اور زیور نہ دے۔

(۲۵) لڑکی کی شادی پر جو دستبوس (گلہ میوٹھہ) لڑکی والے کے رشتہ دار دیتے ہیں وہ فقط نقد ہو۔ لڑکی والے کو لازم ہوگا کہ رقم (گلہ میوٹھہ) مندرجہ بالا پانچ زیوروں میں شامل کرے +

(۲۶) برات کو لڑکی والے کیطرف سے جو دعوت دیجاتی ہے وہ موجودہ صورت میں ہی رہے۔ یعنی ساگ سبزی کا استعمال ہو +

(۲۷) لڑکی والے کیطرف سے جو فرد برات کے رخصت ہونے پر پیش ہوتا ہے وہ بند ہو۔ کیونکہ یہ معیوب ہے کہ کنیادان کے سنسکار پر بابت آتشزان فراش اور آبکش وغیرہ لڑکے والے سے اُجرت لیجائے +

(۲۸) ستہ رات کے موقعہ پر برتن بدستور دئے جائیں مگر چاندی کے برتن

کسی صورت میں نہ دیئے جائیں اور سید شاخی بھی نہ دیا جائے اسکی وجہ یہ ہے
کہ سید شاخی جو پہلے دو تین روپیہ میں آتا تھا اب دس بیس بلکہ پچیس روپیہ میں
ملتا ہے۔ نیز یہ کہ چونکہ اسمیں شاخی زنگلے اور بیزان ہوتے ہیں اندیشہ ہے
کہ آیندہ کسی وقت پرستان آرایش کے دلدادہ شاخی زنگلوں کی بجائے
چاندی اور طلا کے زنگلے رایج نہ کریں۔ شانہ کری کے ساتھ جو اب قیمتی
پوشاکوں کے دینے کا رواج ہوگیا ہے وہ بند ہو۔ بجائے انکے ایک کلہ پوش
اور ایک پوچی (یعنی سر چادر یسی سوتی) پر اکتفا کی جائے۔ جو نقد روپیہ رات
کے ساتھ لڑکی والہ کی طرف سے بھیجا جاتا ہے۔ اور لڑکے والے کو اس میں
اپنی گرہ سے اضافہ کرکے یہ رقم واپس بھیجنی پڑتی ہے اسکو بند کیا جائے
کھلونے اور کرالہ لر یعنی مکان سفالین وغیرہ جو اسوقت ستہ رات کے
موقعہ پر بھیجے جاتے ہیں وہ بھی بند ہوں۔ وہی کار اسدن دو دفعہ بھیجنا
فضول ہے۔ صرف ایک دفعہ بوقت پرمانچھول بطور شگون بھیجنا کافی ہے۔
(۲۹) اسدن شام کے وقت یعنی پرمانچھول پر ایک سے تین کلہ و لنو
تک کا بھیجنا کافی ہے اس سے زیادہ نہوں انکے تالہ جو بھی زیادہ
قیمتی نہوں اور خشک و تر بتہ نہوں نان و گوشت یا انکے عوض نقد
روپیہ دینا بند ہو۔ اور اسموقعہ پر جو رقمیں گماشتہ اور ماسٹر کی خاطر
دیجاتی ہیں وہ بھی بند ہوں۔ مہارازہ کے ساتھ چھوٹے لڑکے اور نوکر
زیادہ تعداد میں نہوں کیونکہ لڑکی والے کو اسمیں تکلیف اٹھانی
پڑتی ہے۔ دعوت وشنو ہونی چاہئے۔ شہگرترین اور نان جو کھانا
کھانے سے پہلے نذر کی جاتی ہیں وہ بیہودہ اور فضول ہیں۔ اسلئے
یہ رسم بھی بند ہو۔ طعام پختہ جو اسموقعہ پر طباق یعنی بتہ پچیوں میں
لڑکے والے کے ہاں بھیجا جاتا ہے وہ بند ہو +
(۳۰) دعوت باز دیہ یعنی فرہ سال پرمانچھول کے دن ہی ہو جیسا کہ
آجکل کہیں کہیں رایج ہے۔ اس صورت میں داماد کو دوبارہ مدعو کرنے
میں کچھ دقت نہو گی +